احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 52

منگل 24 دسمبر 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 24 دسمبر 2002ء، 19 شوال 1423 ہجری-24 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 291

دلداری کا نمونہ

یہودیوں کے ساتھ خیبر کی جنگ کے بعد مسلمانوں کو مال غنیمت میں تورات کے بعض نسخے بھی ملے- یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہماری مقدس کتاب ہمیں واپس کردی جائے- حضورؐ نے حکم دیا کہ یہود کی مذہبی کتب انہیں واپس کردی جائیں-

(السیرۃ الحلبیہ جلد3 ص 49)

اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف کے سلسلہ میں روح پرور اور ایمان افروز خطاب

آنحضرتؐ رحمۃ للعالمین تھے اور آپ کی رحمت دونوں جہانوں پر محیط ہے

رسول اللہ اپنوں اور غیروں کے ساتھ رحمت اور شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 دسمبر 2002ء کو بیت الفضل لندن میں اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف کے سلسلہ میں آیت قرآنی، احادیث نبویہ، سیرت النبیؐ اور سیرت حضرت مسیح موعود کی روشنی میں ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ حضور انور نے آج بھی اردو خطبہ کرسی پر رونق افروز ہوکر اور خطبہ ثانیہ کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایداللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت 208 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

حضرت قتادہ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میرا دل پسیج جاتا ہے کہ کہیں اس سے اس کی ماں کو تکلیف نہ ہو اس لئے میں نماز چھوٹی کردیتا ہوں۔

علامہ ابوحیان اندلسی کے اس بیان پر کہ رأفت رحمت کی نسبت زیادہ بلیغ ہے حضور انور نے فرمایا کہ مجھے اس تفسیر سے اختلاف ہے۔ حضور نے فرمایا کہ رأفت تو صرف مومنین کے لئے ہے لیکن رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپؐ کی رحمت کا دائرہ دونوں جہانوں پر وسیع تھا۔

حضور انور نے بیان فرمایا کہ آپؐ رحمت تھے انسانوں کے لئے، دشمنوں کے لئے، چھوٹوں کے لئے، بڑوں کے لئے، آپؐ رحمت تھے جانوروں کیلئے اور نباتات کے لئے۔ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں آپؐ انسانوں کے لئے رحمت ہوں گے۔ عکرمہ جو ابوجہل کا بیٹا تھا۔ وہ ساری عمر آپؐ کا مخالف رہا اور نفرت کرتا تھا اور مکہ سے بھاگ گیا۔ اس کی بیوی نے اس کی معافی کی درخواست کی چنانچہ آپؐ نے اسے معاف فرمایا۔ بلکہ اس کے لئے امان لکھوادی اور منع کیا کہ اس کو باپ کا حوالہ دے کر نہ پکارا جائے۔ آپؐ نباتات کے لئے رحمت تھے ایک درخت کے رونے کا احساس کرکے آپؐ نے اس پر ہاتھ رکھا۔ ایک اونٹ کے بلبلانے پر آپؐ نے اس کے ساتھ شفقت کی تلقین فرمائی۔

بچوں کے رونے کی آواز پر آپؐ نماز چھوٹی کردیا کرتے۔ بڑوں کے لئے رحمت تھے ان کے ادب کرنے کی تلقین فرمائی۔ اگلے جہان کے لئے بھی رحمت تھے کیونکہ آپؐ کی شفاعت سے گناہ بخشے جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی رحمت تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہم آنحضرتؐ پر دن رات درود بھیجیں اور دعا کریں کہ ہم آپؐ کی شفاعت کے وارث بن جائیں اور مریضوں کو آپؐ کی برکت سے شفامل جائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی شفقت ورحمت کے بعض واقعات بیان فرمائے کہ آپ اپنوں اور غیروں کے ساتھ شفقت کا سلوک فرماتے۔ ایک معاند جو اپنا رسالہ احمدیوں کو بغیر منگوائے بھیجتا تھا اس نے شکایت کی کہ یہ رقم نہیں دیتے تو آپ نے اس کی رقم ادا کرنے اور احسان کے طور پر زیادہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب سے حضرت مسیح موعود کا ایک مسودہ گم ہوگیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر مسودہ لکھنے کی توفیق دے گا اور مولوی صاحب سے معذرت کی کہ مسودہ گمنے پر آپ کو تکلیف پہنچی۔

سابق مربی مغربی افریقہ و ماریشس

محترم قریشی محمد افضل صاحب

انتقال فرماگئے

دیرینہ خادم سلسلہ سابق مربی مغربی افریقہ و ماریشس محترم قریشی محمد افضل صاحب ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 21 دسمبر 2002ء کی صبح 88 سال کی عمر میں انتقال کرگئے- آپ حضرت حافظ محمد حسین صاحب قریشی آف تڑپی (ضلع امرتسر) ثم قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے-

اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی-

ابتدائی حالات وخدمات

محترم قریشی صاحب 2 اگست 1914ء کو قادیان میں پیدا ہوئے- 1934ء میں مولوی فاضل کیا اور پھر میٹرک کا امتحان پاس کیا- اپنے بھائی کے ساتھ مل کر قادیان میں افضل برادرز کے نام سے جنرل سٹور بنایا- جو اب اسی نام سے گولبازار ربوہ میں جاری ہے- یہ ربوہ کی قدیم ترین دکانوں میں سے ہے- آپ نے 1945ء میں وقف کیا اور آپ کی تقرری نائیجیریا ہوئی جہاں آپ زمینی راستے کے ذریعہ پہنچے- آپ کو مختلف اوقات میں نائیجیریا' غانا' سیرالیون' آئیوری کوسٹ اور ماریشس میں بطور مربی اور مشنری

باقی صفحہ 7 پر

ہومیوپیتھک علمی نشست

مورخہ 27 دسمبر بروز جمعہ نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کے ہال میں جمعہ کے معاً بعد "سگریٹ نوشی اور اس کے امراض" پر ایک علمی نشست ہوگی- ہومیو ڈاکٹرز و لیڈی ڈاکٹرز اور شائقین سے شرکت کی درخواست ہے-

(صدر ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1954ء ③

31 جولائی ایک اطالوی کوہ پیا ٹیم نے ہمالیہ کی دوسری بلند ترین چوٹی کے ٹو کو سر کیا اس کے ایک اہم ممبر پاکستانی احمدی نوجوان کرنل محمد عطاء اللہ صاحب تھے۔

6 اگست حضور نے محمد آباد سندھ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

20 اگست حضور نے خطبہ جمعہ ناصر آباد میں ارشاد فرمایا۔

25 اگست جامعۃ المبشرین ربوہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حضرت مصلح موعود کی دعا کردہ اینٹوں سے رکھا۔ بعد میں اس عمارت کی جگہ پر ہوسٹل جامعہ احمدیہ تعمیر ہوا۔

اگست مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) میں زبردست سیلاب آیا جسے طوفان نوح قرار دیا گیا حضور نے 3 ستمبر کو اہل بنگال کی ہر قسم کی مدد کی پرزور تحریک فرمائی۔ جماعت کے بہت سے وفود مختلف قسم کی مدد لے کر ان علاقوں میں گئے

5,4 ستمبر امریکہ کی احمدی جماعتوں کی ساتویں سالانہ کانفرنس

ستمبر پنجاب میں زبردست طغیانی اور سیلاب۔ جماعت احمدیہ خصوصاً لاہور اور ربوہ کی خدام الاحمدیہ کی بے نظیر خدمات۔

ستمبر کسموں مشرقی افریقہ میں مشن ہاؤس کی تکمیل۔

7 اکتوبر تا 5 فروری 61ء حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت کے جج رہے۔

15,8 اکتوبر امسال صرف ایک نوجوان کے زندگی وقف کرنے پر حضور نے وقف زندگی کی زبردست تحریک فرمائی۔

22 اکتوبر پاکستان کے شدید سیاسی بحران کی وجہ سے حضور نے پاکستان کے لئے دعا کی خاص تحریک فرمائی۔

28 اکتوبر حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1892ء) انہوں نے مرہم عیسیٰ اصل نسخہ کے مطابق تیار کر کے وسیع پیمانہ پر اشاعت اور فروخت کی تھی۔

31,30 اکتوبر حضور کا سفر لاہور۔ 31 اکتوبر کو حضور نے لاہور کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور جماعت کی طرف سے تعمیری سرگرمیاں ملاحظہ کر کے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ لاہور اور ربوہ کے 200 خدام نے 75 سے زائد گرے ہوئے مکانوں کو دوبارہ تعمیر کر کے ایک ہزار افراد کی رہائش کا انتظام بھی کیا تھا۔

5 تا 7 نومبر چودھواں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطاب سے نوازا۔

7 نومبر حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ اجتماع کے اختتام پر خدام کے خصوصی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو خدام سے انصار اللہ میں جانے پر الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اجتماع میں خدام کی کل حاضری 1332 تھی۔ پہلی بار خالد کا ایک باتصویر ''اجتماع نمبر'' شائع ہوا۔ خدمت خلق کے لئے ایک ریزرو فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔

رشک سے دیکھیں فرشتے بھی مری تقدیر کو

کھینچ لائی عرش سے میری دعا تاثیر کو
سوز وہ بخشا ہے میرے نالۂ شبگیر کو

شاہراہِ زندگی کو پتھروں سے پاک رکھ
دیکھنا ٹھوکر نہ لگ جائے کسی رھگیر کو

میں سراپا جرم و عصیاں وہ سراپا مہرباں
رشک سے دیکھیں فرشتے بھی مری تقدیر کو

وقتِ میزاں جب مری فردِ عمل دیکھی گئی
عفو کے پلڑے میں ڈالا میری ہر تقصیر کو

''قدرِ زر زرگر بداند' قدرِ جوہر جوہری''
جانتے ہیں اہل دل ''منصور'' کی توقیر کو

اے خدا نظرِ کرم کہ آج میں پابستہ ہوں
کس طرح توڑوں گناہوں کی کڑی زنجیر کو

مشکلاتِ زندگی سے اے خدا محفوظ رکھ
بخش دے مشکل کشائی ناخنِ تدبیر کو

جانے کیا گزرے گی اس توبہ شکن پر قبر میں
روئیں گے سب دیکھ کر احسنؔ مری تصویر کو

احسنؔ اسماعیل صدیقی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سلسلہ وار خطاب

دین حق میں عورت کا مقام

قسط 1

خطاب 26 جولائی 86ء
جلسہ سالانہ مستورات برطانیہ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔(۔)

جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے مرد ہو یا عورت ہم ان کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔(سورۃ النحل آیت 98)

آج کل دنیا میں عورت بحیثیت عورت ایک اہم مبحث بن چکی ہے اور دنیا کے مختلف خطوں میں عورت کی آزادی کی تحریکات مختلف شکلوں میں چل رہی ہیں۔ مغربی دنیا میں ان آزادی کی تحریکات کا آغاز ہوا اور اب ان کے اثرات مشرقی دنیا میں بھی اس طرح ظاہر ہو رہے ہیں کہ عورت کی آزادی کے علمبردار آزادی کا وہ تصور لئے ہوئے ہیں جو مغرب کی پیداوار ہے۔ اس کا پس منظر عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ پرانے مذاہب نے عورت کے تمام حقوق چھین لئے اور (دین) کو بالخصوص طعن کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ (دین) نے عورت کو ایک پسماندہ اور قدیم طرز کی زندگی قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آزادی کے یہ خود ساختہ علمبردار (دینی) تہذیب اور (دینی) تمدنی قواعد اور تمام شرعی پابندیوں سے بزعم خود (مومن) عورتوں کو آزاد کرانے کا عزم لے کر نکلتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ فی زمانہ عورت کی آزادی کی ان مہمات پر تجزیاتی نظر ڈالی جائے، سب سے پہلے ہمیں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ جب (دین) ظاہر ہوا تو اس سے پہلے عورت کی کیا حالت تھی اور کیا (دین) عورتوں کو جکڑنے کے لئے آیا تھا یا آزاد کرانے کے لئے؟ عربوں کے قبل از (دین) زمانہ میں جسے جاہلیت کا زمانہ کہا جاتا ہے، عورتوں پر قسما قسم کے ایسے ہولناک مظالم ڈھائے جاتے تھے کہ جن کے ذکر سے بھی ہر صاحب دل انسان سخت اذیت محسوس کرتا ہے۔ اس زمانہ میں عورتوں کے حقوق کے دفاع میں نہ کوئی غیر مذہب عورت کے کام آیا، حالانکہ وہاں یہودیت بھی موجود تھی اور عیسائیت بھی، اور نہ عربوں میں سے کوئی مرد یا عورت آزادی کی یہ مہم لے کر اپنے طور پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ صرف ایک ہی وجود تھا اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنہوں نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں عورت کی سب بیڑیاں کاٹ دیں اور سب زنجیروں سے اسے آزاد کرایا۔ اس اجمال کی تفصیل میں اب کچھ ناقابل تردید حقائق پیش کئے جاتے ہیں۔

عرب تہذیب میں عورت کی حیثیت

عورت عرب تہذیب میں حیوانات اور دیگر سامان کی طرح وراثت میں منتقل ہوا کرتی تھی۔ بیٹے کی سوتیلی ماں، باپ کے ورثہ میں بیٹے کو دی جاتی تھی اور وہ اس سے بیاہ کرنے کا اولین حقدار تھا۔ مطلقہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ بیوہ کو خاوند کی وفات کے بعد ایک سال تک اندھیری کوٹھڑی اور گندے غلیظ کپڑوں میں بند رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا کہ اس کا سوگ اس طرح منائے کہ ایک سال تک ان ہی غلیظ کپڑوں میں جو وفات کے وقت تھے ان میں ملبوس زندگی گزارے اور گھر سے باہر قدم نہ رکھے۔ عورت بحیثیت خود ایک بدنامی کا داغ تھی جسے زندہ درگور کرنا فخر سمجھا جاتا تھا اور بڑے فخر کے ساتھ شعروں کی صورت میں اور قصیدوں کی صورت میں اس امر کو بیان کیا جاتا تھا کہ ہم ایسے باغیرت اور خوددار ہیں کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے ہیں۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے:

تہوی حیاتی و اہوی موتہا شفقا
والموت اکرم نزال علی الحرم

کہ میری بیٹی تو میری زندگی کی خواہاں ہے اور مجھے زندگی کی دعائیں دیتی ہے مگر میں اس کی موت کا متمنی ہوں کیونکہ حقیقت میں عورت کے لئے موت ہی سب سے زیادہ عزت کا مقام ہے۔

عورت جو خود میراث تھی اسے ورثہ ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عورت بدکاری کا آلہ سمجھی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ مشہور قصائد جو سونے کے حروف میں لکھ کر زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں آویزاں کئے جاتے تھے ان میں سے بیشتر کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا اور سب سے بڑھ کر فخر اس بات پر تھا کہ ہم نے جس طرح عورت کو اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنایا، کوئی نہیں جو ہمارا اس پہلو سے مقابلہ کر سکے۔ جتنا زیادہ کوئی شخص بدکرداری میں آگے بڑھا ہوا ہوتا، اتنا ہی زیادہ فخر کے ساتھ وہ شاعرانہ کلام میں اس بات کا ذکر کرتا تھا اور یہ شاعری تمام عربوں میں ان فاسق شعراء کی عزت اور عظمت قائم کرنے کا موجب بنتی تھی۔ اس موضوع پر سب سے گندے قصیدے خانہ کعبہ میں نمونہ کے طور پر لٹکائے گئے۔ اس کے علاوہ عورت کی زندگی کی جو بھی تصویر ہے اس کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

آج مغربی دنیا میں عورت کو جس قسم کا کھیل سمجھا جا رہا ہے اور جس طرح تہذیب کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور ہر چیز کو آزادی کے نام پر روا رکھا گیا ہے، اور جو معاشرہ آج یورپ اور امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں ہی نہیں بلکہ بکثرت مشرقی ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں جن کی طرف آج کی تہذیب آپ کو بلاتی ہے ان کا منبع تو قبل از (دین) کا عرب تھا نہ کہ یہ جدید کہلانے والی مشرقی اور مغربی دنیا۔ (دین) تو ان بندھنوں سے عورت کو آزاد کرانے کے لئے آیا تھا، نہ کہ ان میں جکڑنے کے لئے۔ صرف عرب ہی پر بس نہیں، بہت سے ممالک میں قدیم زمانوں میں عورت سے ایسا ہی سلوک کیا جاتا تھا بلکہ بعض مشرقی ممالک میں تو آج تک عورت پر ظلم و ستم کے ایسے ایسے طریقے جاری ہیں جو قدیم ترین اندھیرے زمانوں کی یاد دلاتے ہیں۔ (دین) نے عورت کو ان تمام خرابیوں سے نجات بخشی اور عورت کے وہ تمام حقوق جو چھینے جا چکے تھے، اس کو پھر دلوائے۔ علاوہ ازیں بھی عورت کو وہ نئے حقوق دلائے جو (دین) سے پہلے کسی مذہب اور تہذیب میں عورت کو نہیں دیئے جاتے تھے۔

آج بھی یورپ میں یا امریکہ میں یا مشرق میں جتنی عورت کی آزادی کی تحریکات ہیں ان

کی سربراہ عورتیں ہیں۔ عورتیں ہی اس کو منظم کر رہی ہیں۔ کس حد تک وہ اس میں کامیاب ہیں، کس حد تک ان کے فکر و نظر کے نتائج عورت کے لئے مفید ثابت ہوں گے یا مہلک ثابت ہوں گے یہ ایک الگ مضمون ہے جس کا بعد میں ذکر آئے گا۔

دوسری بات جو (مومن) عورت تمام دنیا کے سامنے چیلنج کے طور پر پیش کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام ادیان میں، بلا استثناء، (دین) کے سوا ایک بھی ایسا مذہب نہیں جس نے عورت کو اپنے ماضی کے ظلموں سے نجات بخشی ہو اور تہذیب جو عورت نے اس زمانہ میں ورثہ میں پائی تھی اس کے خلاف علم بلند کیا ہو۔ آپ اس پہلو سے خواہ یہودیت کا مطالعہ کریں یا عیسائیت کا مطالعہ کریں یا بدھ ازم کا مطالعہ کریں یا کنفیوشس ازم کا مطالعہ کریں۔ کسی مذہب کے ساتھ (دین) کا موازنہ کر کے دیکھیں ایک مذہب بھی آپ کو ایسا نظر نہیں آئے گا جس نے عورت کی آزادی کی تحریک چلائی ہو یا اس کے حقوق کے قیام کے لئے ایک وسیع اور عظیم تعلیم دی ہو۔ ہاں بدقسمتی سے مذہب کی وہ شکلیں جو آج ہمیں نظر آتی ہیں اور ان مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے مستند صورت میں پیش کی جاتی ہیں ان میں عورت پر ظلم کرنے کی مختلف تعلیمات ایسی ملتی ہیں جن کے بڑے بھیانک اور گھناؤنے اثرات ان کی تہذیبوں پر پڑے۔ فی الحقیقت آج کی مغربی دنیا کی آزادی کی تحریکات اس پس منظر میں شروع ہوتی ہیں جو ان کا اپنا پس منظر ہے۔ ان کے اپنے ماضی کے حوالے سے شروع ہوئی ہیں اور وہ کچھ جو (دین) ان کو چودہ سو برس پہلے دے چکا تھا آج تک وہ آزادی کی تحریکات اس زمانہ میں بھی وہ کچھ عورت کو نہیں دے سکیں۔

(دین) نے جو کچھ عورت کو دیا وہ کچھ آزادی کی شکل میں دیا اور کچھ بظاہر پابندیوں کی شکل میں دیا۔ وہ عرب تہذیب جو عورت کو غلام بنا رہی تھی، اس کو حقوق سے محروم کر رہی تھی اس کے خلاف (دین) نے علم بلند کیا اور عورت کو وہ تمام حقوق بخشے جو اس سے سلب کر لئے گئے تھے اور تہذیب اور تمدن کے نام پر عورت کو انسانی شہوات کو پورا کرنے کا جس طرح کھلونا بنایا جا رہا تھا، اس سے آزادی پابندیوں کی صورت میں بخشی ہے۔ اس لئے جب آپ (دین) کی پابندیوں پر نظر ڈالتی ہیں تو وہ بھی آزادی ہے اور جب آپ (دین) کے حقوق پر نظر ڈالتی ہیں تو وہ بھی آزادی ہے۔

جدید مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت

اب میں آپ کو عرب پس منظر کے بعد یورپ کے پس منظر میں لے کے آتا ہوں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ آپ کو آزادی کا پیغام دینے والی عورتیں خود کس ماضی سے تعلق رکھتی ہیں اور آج بھی کس جدوجہد میں مبتلا ہیں۔

سترھویں صدی میں عورتوں کو جادو کے الزام میں موت کی سزائیں اس کثرت سے دی گئی ہیں کہ ایک صدی میں بعض کتب کے بیان کے مطابق ایک لاکھ عورتیں زندہ جلا دی گئیں محض اس الزام میں کہ انہوں نے دوسروں پر جادو کیا تھا۔ سولھویں صدی میں دایہ عورتوں سے یہ قسمیں لی جاتی تھیں کہ وہ بچے کی پیدائش پر اس پر جادو نہیں کریں گی۔ عورتوں کے مظالم کا یہ جو پہلو ہے اس کو اگر آپ دوسری دنیا کی تہذیبوں سے موازنہ کر کے دیکھیں تو باقی تہذیبیں تو چھوڑیئے (دین) کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ (دینی) مختلف ادوار میں گزشتہ چودہ سو سال میں عورتوں پر بڑے مظالم ہوئے ہیں ان سارے مظالم کو اکٹھا کر لیں ان کا Concentrate تیار کر لیں تو چودہ سو سال میں پھیلے ہوئے جتنے بھی مظالم عورت پر (دین) کی تعلیم کے خلاف ہوئے ہیں اس سے سینکڑوں گنا زیادہ مظالم عیسائی تہذیب کے ایک سو سال کے اندر عورت پر روا رکھے گئے۔ اور یہ جو ایک لاکھ عورتیں یا کم و بیش اس کے لگ بھگ زندہ جلائی گئیں، صرف یہی تعداد اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتی۔ یہ ایک لاکھ عورتیں جو جادوگرنی سمجھی گئی تھیں ان کا جو ٹیسٹ لیا گیا، جس آزمائش سے گزار کر ان کو جادوگرنی سمجھا گیا اس آزمائش میں جو عورتیں ہلاک ہوئی ہیں ان کی تعداد کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ عورت کو جادوگرنی یا ناجادوگرنی قرار دینے کا امتحان اس طرح لیا جاتا تھا کہ اس عورت کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کو تالاب میں پھینک دیا جاتا تھا۔ اگر وہ ڈوب جاتی تو کہتے تھے کہ دیکھو معصوم تھی اس لئے ڈوب گئی اور انسانی سزا سے بچ گئی اور اگر وہ بچ جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ دیکھو جادوگرنی ہے جو بچ گئی اور اس کے نتیجہ میں اسے زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا، پاؤں سے پتھر باندھ دئے جاتے تھے اور نیچے آگ کا الاؤ روشن کر دیا جاتا تھا اور اس کے نتیجہ میں وہ انتہائی اذیت کے ساتھ جان دیتی تھی۔

عورت کا اموال پر کسی قسم کا تسلط تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ سولھویں صدی میں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ خاوند کو یہ حق تھا کہ جب عورت پر الزام لگائے تو صرف خاوند کا یہ کہنا کافی تھا کہ اس عورت نے فلاں بری حرکت کی ہے اور اسی کے نتیجہ میں اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ اس کا موازنہ آپ کر کے دیکھیں۔ چودہ سو سال پہلے (دین) نے اس بارہ میں کیا تعلیم دی۔ (دین) نے صرف مرد کو الزام کا حق نہیں دیا بلکہ عورت کو بھی الزام کا حق دیا اور اس کے جواب میں مرد کو بھی حق دیا اور عورت کو بھی حق دیا کہ اگر وہ اس شدت سے حلفیہ اس الزام کا انکار کرے تو قطعاً وہ قابل سرزنش نہیں سمجھی جائے گی۔ یا قابل سرزنش نہیں سمجھا جائے گا اگر وہ مرد ہو۔ اور وہ دونوں اس الزام سے بری قرار دے جائیں گے۔

عورتوں کو فیکٹریوں میں روزانہ اٹھارہ گھنٹے کام کرنا ہوتا تھا اور گھر کا کام کاج اس کے علاوہ تھا۔ انگلستان کی کل عورتوں کی تعداد جس میں بچیاں بھی شامل ہیں ان کی ایک تہائی اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کام کرنے پر مجبور تھیں۔ عورت کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو گواہی دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ آج یورپ شور مچا رہا ہے کہ (دین) نے ایک مرد کے مقابل پر دو عورتوں کی گواہی مقرر کی ہے اور یہ بڑا بھاری ظلم ہے حالانکہ کل تک عورت کو یہاں گواہی دینے کا حق ہی حاصل نہیں تھا۔

1891ء تک یعنی ابھی صدیوں کے لحاظ سے کل کی بات ہے انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ سکینڈے نیویا وغیرہ میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ انیسویں صدی تک فرانس میں خاوند اگر عورت کو طلاق دیتا تھا تو ماں کا بچوں پر کوئی حق نہیں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیوہ عورت بھی بچوں کو اپنی تحویل میں نہیں لے سکتی تھی بلکہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے سپرد کر دیے جاتے تھے۔

انیسویں صدی میں انگلستان اور فرانس میں عورتیں مردوں سے طلاق نہیں لے سکتی تھیں۔ عورت کو تو بے حیائی کی پاداش میں، اگر مرد اس پر الزام لگائے، شدید سزا دی جاتی تھی اور مرد کا یہ حق مسلم تھا کہ اگر چہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں تو نہیں کر سکتا مگر وہ ایک سے زیادہ عورتیں بغیر شادی کے اپنے گھر میں رکھ سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی اور یہ سلسلہ تو اب بھی جاری ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں عورتوں سے یہ کہہ کر نہایت بھاری کام لئے گئے کہ قومی ضرورت ہے اور اس کے پیش نظر عورتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کی خدمت کریں لیکن جنگ کے معاً بعد ان ساری عورتوں کو بغیر حقوق کے فارغ کر دیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر تک یہ حال تھا کہ عورت کا فیکٹریوں وغیرہ میں کام کرنا تو مناسب خیال کیا جاتا تھا مگر تعلیمی کام کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ بعض اس دور کی مصنفہ عورتیں مثلاً Marian Evans (میری این ایونز)، (1819ء-1880ء) George Eliot (جارج ایلیٹ) کے نام پر مشہور ہوئی جو ایک مردانہ نام ہے۔ اسی طرح برانٹے سسٹرز جو مشہور ہیں نیز شارلٹ اور این اور ایملی جو ادب کی دنیا میں مشہور ہیں یہ تینوں شروع میں مردوں کے نام پر ناول لکھا کرتی تھیں کیونکہ اس زمانہ میں عورت کے لئے علمی کام کرنا اس کے لئے ایک جرم تصور کیا جاتا تھا۔

اب تاریخ وار میں ایک خاکہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔

☆...... 1857ء سے پہلے عورتوں کو قانونی طور پر طلاق لینے کا کوئی حق نہیں تھا۔

☆...... 1866ء میں پہلی دفعہ کیمبرج کے Examination Board نے لڑکیوں کو امتحان دینے کی اجازت دی۔

☆...... 1882ء میں پہلی مرتبہ یورپ میں عورت کو اپنے نام پر جائیداد رکھنے کا حق

حاصل ہوا

☆...... 1890ء تک عورت کا اپنے خاوند کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں تھا۔

یہ تو انیسویں صدی کی باتیں ہیں اب بیسویں صدی میں آ ئے:۔

☆...... 1920ء سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ ہی نہیں لے سکتی تھی

☆...... 1937ء سے پہلے تک عورت مرد سے طلاق لینے کا حق نہیں رکھتی تھی۔

☆...... 1944ء سے پہلے عورتوں کو شادی کے بعد تعلیمی پروفیشن سے قانوناً خارج کر دیا جاتا تھا، یعنی عورت کو شادی کے بعد تعلیمی پروفیشن سے تعلق رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔

☆...... 1948ء سے پہلے کیمبرج یونیورسٹی میں کوئی عورت ڈگری حاصل نہیں کر سکتی تھی

☆...... 1953ء سے پہلے (یعنی کل کی بات ہے جب فساد احمدیوں کے خلاف پاکستان میں ہو رہے تھے) ویمن ٹیچرز کی تنخواہ اگرچہ مضمون ایک ہی پڑھاتی ہو، اور ایک ہی جیسا وقت دیتی ہو، مرد استاد سے بہت کم تھی۔

☆...... 1955ء سے پہلے سول سروس میں فائز ہونے کے باوجود عورت کی تنخواہ مرد کی تنخواہ سے کم تھی۔

☆...... 1967ء کے Act Matrimonial Homes سے پہلے قانونی طور پر عورت کو مرد کے گھر میں رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔

(دین) نے جو آزادیاں چودہ سو سال پہلے عورت کو دی تھیں اور جو حقوق دیئے تھے وہ 1967ء تک بھی عورت کو مغرب میں نہیں ملے تھے۔ اور کئی ایسے حقوق ہیں جو آج تک بھی نہیں مل سکے۔ بڑی لمبی جدوجہد سے عورتیں گزری ہیں۔ بڑے مظالم اور دکھوں کے زمانے سے نکل کر آئی ہیں تب جا کر رفتہ رفتہ عورتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یہ حقوق ان کو ملنے شروع ہوئے ہیں جو انہوں نے چھین کر لئے ہیں۔ عورت کو مرد کے گھر رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو گھر میں رکھتا ہے تو اس کے رحم و کرم پر ہے۔ جس دن چاہے کان پکڑ کر نکال دے۔ اس کو ذاتی حق کوئی نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہ سکے۔

☆...... 1975ء سے پہلے عورتیں اپنے نام پر سٹیٹ پنشن بھی وصول نہیں کر سکتی تھیں اور

☆...... 1976ء کے Domestic Violence Act سے پہلے عورتیں اپنے خاوند کے مظالم کی شکایت قانونی طور پر کر ہی نہیں سکتی تھیں یعنی گھر میں خواہ کسی قسم کا ظلم روا رکھا جائے انگلستان میں 1976ء تک بھی عورت کو یہ قانونی حق حاصل نہیں تھا کہ وہ عدالت میں چارہ جوئی کی درخواست کرے۔ آج بھی مغرب میں عورت اپنے ماں باپ کا ورثہ نہیں پاتی سوائے اس کے کہ اکیلی ہو۔ اور اگر ایک سے زائد بچے ہوں تو صرف بڑا بیٹا وارث سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل (دین) نے عورت کو اس زمانہ میں جب کہ وہ میراث سمجھی جاتی تھی، وارث قرار دیدیا۔

مغربی مفکرین اور ادیبوں کے نزدیک عورت کی حیثیت

اب میں بائبل کی تعلیم کے بارہ میں چند کتابوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس مضمون میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ازدیاد علم کا موجب بنیں گی۔ ان میں سے ایک دلچسپ کتاب کا نام Benham's Book of Quotations ہے اس کو بائبل کہتے ہیں یہ اصل میں Book of Quotations ہے جس میں Biblical Quotations بھی ہیں اور بعض دوسری Quotations بھی ہیں۔ اسی طرح ایک کتاب Great Quotations کے نام سے ہے۔ مختلف کتب ہیں جن سے میں نے بعض محاورے آپ کے لئے چنے ہیں۔ یورپ کا تصور عورت کے متعلق کیا تھا، وہ ان کے فلسفیوں اور ان کے ادیبوں کی زبان سے سنیے۔

پہلا حوالہ ”دنیا میں ہر جھگڑے کی بنیاد عورت ہے۔ عورت کو مذہبی امور میں دخل اندازی نہ کرنے دو“۔ یہ تو اس طرح لگتا ہے کہ (۔) بول رہا ہے۔ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ دنیا کے ہر جھگڑے کی ذمہ داری احمدیوں پر عائد ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر سمندر میں دو مچھلیاں بھی لڑیں تو اس کے نزدیک یہ احمدیوں کی شرارت ہے۔ مگر مذکورہ حوالہ کی رو سے یورپ کے بعض مفکرین کے نزدیک دنیا کے ہر جھگڑے کی ذمہ دار عورت ہے۔

اس کے لئے بائبل کا حوالہ دیا گیا ہے ”تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں جتنا زیادہ مارا جائے ان کے لئے بہتر ہے۔ عورت، کتا اور Walnut tree“ (یعنی اخروٹ کا درخت)۔

”عورت کو صرف تین بار گھر سے نکلنا چاہئے۔ ایک دفعہ جب اس کی Christening ہوتی ہے (یعنی جب مذہبی روایت کے مطابق اس کا نام رکھا جاتا ہے) دوسری بار جب اس کی شادی ہوتی ہے اور تیسری بار جب اس کا جنازہ نکلتا ہے“۔

ایک مقولہ یہ ہے کہ ”عورت ہی اصل جہنم ہے“۔ ایک یہ ہے کہ ”دنیا کا ہر شر عورت کے شر سے کم ہے“۔ ایک یہ ہے کہ ”عورت اتنی بے اعتبار ہے کہ اس کی قسم کو بھی پانی پر لکھنا چاہئے“۔

یورپ کی مظلوم عورتوں کا ردعمل دراصل خود عیسائی تعلیم کے خلاف ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ عیسائیت کی بگڑی ہوئی تعلیم کے خلاف ہے جس کا حضرت مسیحؑ کی سچی تعلیم سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ ردعمل یورپ کے تاریخی رواج کے خلاف ہے جس میں مرد کو عورت پر آمرانہ حقوق حاصل تھے۔ ان مظالم کے خلاف ردعمل تو بالکل بجا ہے لیکن یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ (دین) کو عورت کے خلاف مظالم کا محرک بتایا جا رہا ہے۔

سپین میں اسلامی حکومت قائم رہی ہے۔ اس دور میں عورت کے حقوق کے متعلق ذکر کرتے ہوئے سٹینلے پول جیسا منصف مزاج مؤرخ لکھتا ہے کہ عورتوں کو ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں حاصل تھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ ہر قسم کی تعلیم حاصل کریں یہاں تک کہ اس دور میں قرطبہ میں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز بھی موجود تھیں۔ اگرچہ اب یورپ میں لیڈی ڈاکٹرز کثرت سے ملتی ہیں لیکن کل تک تو عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ہی اجازت نہیں تھی، کجا یہ کہ وہ لیڈی ڈاکٹر بنتیں۔ ہاں یورپ کی تاریخ اس بات سے بھری پڑی ہے کہ یہاں بہت Witch Doctors ہوا کرتی تھیں یعنی ایسی عورتیں جو چڑیلیں سمجھی جاتی تھیں اور کالے جادو کی ڈاکٹر تھیں۔

اس کے مقابل پر آپ یاد رکھیں کہ (دین) نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی۔ ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ اور یہاں تک حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ بعض اوقات آپ نے علوم دین سے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپ کے دروازہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؓ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔

اشتراکیت میں عورت کا مقام

اب میں عورت کے متعلق Scientific سوشلزم یا مارکس ازم کی تعلیم Engels کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جسے Lenin نے کلیتاً اپنایا۔ اینگلز کہتا ہے کہ مرد عورت کا رشتہ ازدواجی رشتوں میں منسلک کرنا ایک بہت ہی بھیانک فعل ہے۔ جب آپ میاں بیوی کے رشتہ میں عورت اور مرد کو منسلک کر دیتے ہیں تو سوسائٹی میں کئی قسم کی خرابیاں جنم لیتی ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا مرد عورت پر ظلم کرنے لگ جاتا ہے یا عورت مرد پر ظلم کرنے لگ جاتی ہے۔ ظلم سے نجات کا صرف ایک ذریعہ ہے کہ یہ رشتہ ختم کر دیا جائے اور عورتوں کو عام پبلک کی جاگیر بنا دیا جائے۔ یہ لفظ تو اس نے استعمال نہیں کئے لیکن نتیجہ یہ نکالا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو مسائل پیدا ہوں ان کا ایک حل پیش کرتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ عورت صرف بچہ جننے کی مشین کے طور پر استعمال ہوگی، چونکہ عورت سے ہم نے فیکٹریوں میں بھی کام لینے ہیں، باہر کی دنیا میں اس پر سارے بوجھ ڈالنے ہیں اس لئے یہ زیادتی ہوگی کہ عورت کے سپرد اپنے بچوں کی دیکھ بھال کی

جائے، اس لئے پیدا ہوتے ہی اس کے بچے اس سے چھین لئے جائیں گے اور انہیں سٹیٹ کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔

یہ ہے جدید ترین فلسفے کا جدید ترین تصور جو عورت کے متعلق پیش کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ اس فلسفے پر عمل پیرا ہونے کی انہیں آج تک توفیق نہیں ملی۔ مگر اگر اشتراکیت ساری دنیا میں پھیل جائے تو پھر یہ بحث نہیں رہے گی کہ بچے کس عورت کے ہیں یا کس باپ کے ہیں۔ بچوں کے باپ کے ہیں یا بچوں کی ماں کے ہیں۔ بچے کسی کے بھی نہیں رہیں گے سٹیٹ کے ہو جائیں گے اور عورت صرف بچے پیدا کرے گی اور ہر کس ونا کس کو حق حاصل ہوگا کہ جس عورت سے چاہے اپنے بچے پیدا کرتا پھرے اور پھر بچے پیدا کرنے کے عرصہ میں سٹیٹ اس کی دیکھ بھال کرے گی اور اس کے بعد اسے واپس فیکٹریوں میں بھیج دیا جائے گا اس کو کچھ پتہ نہیں لگے گا کہ میں نے کس کو جنم دیا تھا اور اس کا کیا حال ہوا۔ عورت کے متعلق ایسی ہولناک تعلیم بظاہر ترقی یافتہ بیسوی صدی میں جنم لے رہی ہے۔ معذرت کے طور پر Lenin نے یہ لکھا ہے کہ اگرچہ ہم سر دست اس کو پوری طرح نافذ نہیں کر سکے مگر ہماری آخری منزل یہی ہے۔ جب اشتراکیت اپنی پوری شان اور پوری قوت کے ساتھ اپنا تسلط جمالے گی تو اس وقت تمام خاندان مٹ جائیں گے، تمام میاں بیوی کے رشتے ختم ہو جائیں گے، تمام ماں بیٹے کے رشتے ختم ہو جائیں گے اور بہن بھائی کا بھی کوئی رشتہ نہیں رہے گا۔ اور پھر یہ بھی کوئی پتہ نہیں کہ اس کے بعد کون کس سے بچے پیدا کر رہا ہوگا۔

یہودیت میں عورت کی حیثیت

اب میں یہودیت میں عورت کے مقام کا منظر پیش کرتا ہوں۔ اس کی بنیاد ہی یہ ہے کہ عورت ازل سے گنہگار ہے۔ چنانچہ آدم کے گناہ کا باعث تورات نے حوا کو قرار دیا اور اس گناہ کو موروثی طور پر بنی نوع انسان میں جاری کرنے کی ذمہ دار عورت ہے اور اس کی سزا یہ سنائی کہ ''تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا''۔

آپ تصور کریں یہ مذہب یا مذہب کا یہ تصور، اور کہاں (دین) کی پاکیزہ اور حیرت انگیز ایسی تعلیم جو آج کی دنیا میں بھی جدید ترین نظر آ رہی ہے۔

ان پیشگوئیوں میں سے بائبل کی یہ پیشگوئی کہ جب تک عورت گنہگار رہے گی ''درد کے ساتھ بچے جنے گی'' ابھی تک بغیر کسی فرق کے جاری ہے۔ جہاں تک بائبل کی دوسری پیش گوئی کا تعلق ہے کہ ''تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف رہے گی'' یہ پیش گوئی اکثر وبیشتر جھوٹی ثابت ہو چکی ہے۔ آج کی دنیا میں مغربی تہذیب کے تقاضوں کو پورا کرنے والی عورتیں صرف ایک شخص سے رغبت نہیں رکھتیں (یعنی اپنے خاوند سے)، باقی سب سے رغبت رکھتی ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ ''اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا'' بھی درست نہیں ٹھہرا۔ اب تو اکثر عورتیں مردوں پر حکومت کرتیں ہیں۔

یورپ میں عورت کی موجودہ حالت

اس ضمن میں میں آپ کی توجہ یورپ کے بعض ممالک کے قوانین کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا عورتوں نے اپنے ظالمانہ پس منظر سے نجات پانے کے لئے خود جدوجہد کی اور جب ایک فریق بن کر ایک گروہ جدوجہد کرتا ہے تو یہ عقلاً اور نفسیاتی لحاظ سے ناممکن ہے کہ وہ اس مقام پر ٹھہر جائے کہ جہاں ٹھہرنا فریقین کے لئے مناسب ہو، جہاں انصاف کے تقاضے مطالبہ کرتے ہوں کہ یہاں رک جاؤ۔ اس لئے ہمیشہ ایسی جدوجہد میں تحریکات مرکزی نقطے سے کئی قدم آگے نکل جاتی ہیں اور پینڈولم کی طرح دوسری انتہا کو پہنچ جاتی ہیں۔ لہذا عورت کی تحریک آزادی نے فی زمانہ اس سے زیادہ حاصل کرلیا جس کے لئے تحریک چلائی گئی تھی

اور اس کے نتیجہ میں خود ہی بچی خوشیوں سے اور اطمینان قلب سے محروم رہ گئی۔ کہاں وہ وقت کہ بیسویں صدی کے تقریباً وسط تک بہت سی عورتوں کو اپنے خاوندوں کے گھروں پر بھی کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، اپنے ماں باپ کے گھروں پر بھی کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، اپنے بچوں کے گھروں پر بھی کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، اور کہاں اب یہ وقت کہ بعض یورپین ممالک میں عورت کا اس گھر پر جس گھر میں میاں بیوی دونوں اکٹھے رہتے ہیں اور دونوں کی مشترکہ آمد سے بنایا جاتا ہے، میاں بیوی کی ناراضگی کی صورت میں محض عورت کا حق سمجھا جاتا ہے اور اسے یہ اختیار ہے کہ جب چاہے فوری طور پر خاوند کو کان سے پکڑ کر گھر سے نکال دے۔ صرف اس کو یہ کرنا ہوگا کہ خاوند کے کپڑے سوٹ کیس میں ٹھونس کر دروازے کے باہر رکھ دے اور ایک نوٹ لکھا ہو کہ آئندہ سے تمہارا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے، اپنا سوٹ کیس اٹھاؤ اور چلتے بنو۔ سویڈن میں یہی قانون جاری ہے۔ قانون کے مطابق مرد اور عورت کی مشترکہ جائیداد علیحدگی کی صورت میں عورت ہی کے قبضہ میں جائے گی۔

عورت کی فطرت تو تبدیل نہیں ہوسکتی۔ جتنی آزادیاں اس نے چھینیں، وہ اس کی خوشیوں کی ضمانت نہ بن سکیں۔ عورت فطرتاً چاہتی ہے کہ وہ کسی کا سہارا لے۔ وہ محبت کا ہاتھ چاہتی ہے جو اس کے سر پر ہو۔ اسی طرح بطور ماں بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنے کے اہل بھی ہے۔ جب عورت مکمل آزادی حاصل کرلیتی ہے تو بظاہر مالک کل ہونے کے باوجود اس میں ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک ایسی جستجو اور طلب پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ ایک تنہائی کا دائمی احساس رہ جاتا ہے جو پھر کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ نتیجۃً ساری سوسائٹی بے چین ہو جاتی ہے۔ 1978ء میں جب میں یورپ کا دورہ کر رہا تھا تو سکینڈے نیویا کے ممالک میں میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس بے چینی اور خلا کا مشاہدہ کیا۔ کامیاب شادیوں کے مقابل پر ناکام شادیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں سے الگ ہو چکی تھیں اگرچہ تمام جائیدادان کو مل چکی تھی اور بچوں پر بھی ان ہی کو دسترس حاصل تھی۔ لیکن اپنی تنہائی سے ایسی بے چین اور بیقرار رہتی تھیں کہ جب کئی مجالس میں ان سے گفتگو کا موقع ملا تو بعض عورتیں اس ذکر پر بے اختیار رونے لگیں۔ موت تک جاری رہنے والا ایک ایسا بھیانک خلا ان کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جس سے فرار کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

اس کے مقابل پر وہاں مردوں نے اپنے حقوق لینے کا ایک اور طریقہ دریافت کرلیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بغیر شادی کے کیوں نہ رہو۔ وہاں داشتائیں رکھنا کوئی جرم نہیں اور نہ سوسائٹی میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ پھر بیوی تو صرف ایک کرنی پڑتی ہے، داشتائیں یکے بعد دیگرے یا بیک وقت کئی رکھی جاسکتی ہیں۔ اور ان کو جب چاہو گھر سے نکال دو۔ ان کے بحیثیت داشتہ کوئی حقوق نہیں ہوتے نتیجۃً وہ تحفظ جس کی عورت کو فطرتاً تلاش تھی اور ان تحریکات آزادی کے نتیجہ میں بظاہر طلب سے بڑھ کر حاصل ہو گیا، اب مردوں کے اس ردعمل کے نتیجہ میں عورتوں کے ہاتھ سے یہ سب کچھ جاتا رہا ہے۔ وہاں غیر قانونی بچے سارے یورپ سے نسبتاً زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو قانون کے علم میں آ چکے ہوتے ہیں۔ جو قانون کے علم میں نہیں آتے، ان کی تعداد اس کے سوا ہے اور بہت زیادہ ہے۔ عورت کے لئے اب کوئی امن کی ضمانت نہیں رہی۔

اس سے ایک اور خطرناک پہلو جو صرف سکینڈے نیوین ممالک میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی دوسری مغربی ریاستوں میں بھی بڑی تیزی سے پیدا ہو رہا ہے، مردوں کا مردوں کی طرف رجحان اور عورتوں کا عورتوں کی طرف رجحان ہے۔ عورتیں اب اپنی سکینت کے تقاضے مردوں کی بجائے عورتوں میں ڈھونڈتی ہیں۔ اسے Lesbianism کہتے ہیں، اعداد وشمار یہ بتا رہے ہیں کہ یورپ کی عورتوں میں Lesbianism بڑھ رہا ہے اور اس کے مقابل پر مردوں میں Lesbianism کی بجائے homosexuality اتنی بڑھ چکی ہے کہ ایک نہایت خوفناک شکل اختیار کر چکی ہے۔ امریکہ جو آج کی سب بدیوں میں سب سے زیادہ آگے ہے اور یورپ کو بدیاں سکھانے میں پیش پیش ہے امریکہ کے بعد سویڈن اور ڈنمارک وغیرہ کی باری آتی ہے ان میں تو بڑی بڑی Leagues ہیں اور بڑی بڑی مردوں کے حقوق کی حفاظت کی

Associations عورتوں کے مقابل پر قائم ہو چکی ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ قانون ہمیں وہ سارے تحفظ دے جو ازدواجی تعلقات میں تحفظات دیئے جاتے ہیں، اور مرد باقاعدہ قانونی طور پر مردوں سے شادی کریں۔ ان کے بڑے بڑے جلوس نکلتے ہیں اور ان کو قومی ٹیلیویژن اور اخبارات وغیرہ دکھاتے ہیں کہ دیکھو مرد اپنے حقوق لے رہے ہیں اور اس طرح ٹیلی ویژن پر ساری قوم کو بداخلاقی کے سبق دئے جاتے ہیں۔

پس مغرب کی ایسی آزادی کی تحریکات خواہ مردوں کی ہوں یا عورتوں کی، دنیا کی ہر مذہبی تعلیم کے مخالف ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا کوئی تائیدی ہاتھ نہیں۔ پس یہ دنیا میں آزادانہ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور معاشرہ کا حال بد سے بدتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ان روحانی بیماریوں کے نتیجہ میں بعض انتہائی خطرناک جسمانی بیماریاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ خصوصاً homosexuality کا گہرا تعلق Aids کی بیماری کے پھیلنے سے ہے جو اب قابو سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔

تین قسم کے رجحانات بڑھ رہے ہیں۔ ایک مرد کی طرف مرد کا رجحان اور عورت کو کلیتًہ نظر انداز کر دینا۔ دوسرا عورت کا عورت کی طرف رجحان اور مرد کو نظر انداز کر دینا۔ تیسرا رجحان heterosexuality یعنی مردوں کی طرف بھی رجحان ہو اور عورتوں کی طرف بھی جس کے نتیجہ میں مردوں کی بیماریاں بکثرت عورتوں کی طرف منتقل ہو رہی ہیں۔

یہ تین چیزیں کیا عورت کے حق میں ہیں؟ کیا اس کا نام آزادی ہے؟ اس کو اپنے پیش نظر رکھیں اور پھر (دین) کی تعلیم کے ساتھ ان تمدنی رجحانات کا موازنہ کریں۔ (دین) کی رو سے تو عورت جہنم کی طرف نہیں لے کر جاتی بلکہ انسانوں کی جنت ان کی ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اور ان کے ساتھی اسیران راہ مولا کا متواتر 8 سال سے مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم الطاف احمد تنویر صاحب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ شدید بیمار ہیں اور مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم منور علی صاحب قائد ضلع لاہور کے والد شدید بیمار ہیں اور ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم ملک مبارک احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ کا مقامی ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم ایم طاہر بٹ انسپکٹر انصار اللہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ اور دو بیٹیاں سارہ تحریم بٹ (بعمر ساڑھے چار سال) سامہ تحریم بٹ (بعمر ایک سال) (وقف نو) گزشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب سمن آباد فیصل آباد کی بیٹی مکرمہ علینا کنول صاحبہ گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے سخت بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی کامل اور معجزانہ شفایابی اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم محمد اقبال صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کی خواہر نسبتی مکرم مبارکہ پروین صاحبہ زوجہ مکرم لیاقت علی بٹ آف چک نمبر 61 ر-ب بیدیانوالہ فیصل آباد بوجہ ہیپاٹائٹس سی سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

✿ مدرسۃ الحفظ طلباء نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں داخلہ برائے سال 2003ء اپریل 2003ء میں متوقع ہے جو والدین اپنے بچوں کو مدرسۃ الحفظ میں داخل کروانے کے خواہش مند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو صحت تلفظ سے قرآن پاک پڑھانا شروع کر دیں۔ اس کے لئے آڈیو کیسٹس دفتر سمعی بصری ربوہ میں مہیا ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ نیز تمام بچے انٹرویو سے قبل قرآن پاک کا کم از کم ایک دور ضرور مکمل کر کے آئیں۔ تاکہ بچوں میں روانی پیدا ہو سکے۔ (پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

گمشدہ رسید بک

✿ لجنہ پاکستان کی رسید بک نمبر 0216 جس کی 35 رسیدات استعمال ہوئی ہیں۔ دفتر لجنہ پاکستان سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کوئی غلطی سے وہ رسید بک دفتر سے لے گئے ہیں تو براہ مہربانی دفتر لجنہ میں واپس پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس رسید بک پر کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

انچارج رہ کر بھی خدمات دینیہ کی توفیق ملی۔ بیرون ممالک میں آپ کا عرصہ خدمت 28 سال بنتا ہے اور یہ تمام عرصہ آپ فیملی کے بغیر وہاں مقیم رہے۔ آپ کو 1945ء سے 1990ء تک خدمات کی توفیق ملی۔ 45ء تا 51ء نائیجیریا' 53ء تا 56ء غانا' 58ء تا 61ء سیرالیون' 63ء تا 72ء آئیوری کوسٹ اور 77ء تا 86ء مختلف اوقات میں ماریشس تعینات رہے۔ اس کے علاوہ مرکز میں جامعہ احمدیہ میں استاذ اور مختلف دفاتر میں خدمات کی توفیق پاتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ فرمودہ 19 رجون 1970ء بمقام ربوہ میں مقام نعیم پر فائز جن مربیان کا تذکرہ فرمایا ان میں محترم قریشی محمد افضل صاحب بھی شامل تھے۔ حضور نے آپ کو "بیا مبشر" کے الفاظ میں یاد فرمایا۔ قریشی صاحب ان دنوں آئیوری کوسٹ میں مقیم تھے۔

(الفضل 30 جولائی 1970ء)

شادی و اولاد

آپ کی شادی حضرت مولوی عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی مبارکہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی اہلیہ 1998ء میں انتقال کر گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء میں مستورات سے خطاب کے دوران ان کی قربانی کا تذکرہ فرمایا تھا۔ محترم قریشی صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا:۔

☆ مکرم شاہد احمد قریشی صاحب واقف زندگی حال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔

☆ مکرم طاہر احمد قریشی صاحب ربوہ

☆ مکرم ناصر احمد قریشی صاحب اوسلو ناروے

☆ مکرم عمر فاروق قریشی صاحب جرمنی

☆ مکرم رضوان احمد ہارون صاحب کینیڈا

☆ مکرمہ صفیہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ارشد قریشی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ

☆ مکرمہ صبیحہ صاحبہ اہلیہ اطہر محمود قریشی صاحب ناروے

محترم قریشی محمد افضل صاحب انتہائی منکسر المزاج اور خاموش خدمات دینیہ بجالانے والے واقف زندگی تھے۔ جن کی بیشتر زندگی افریقہ میں گزری اور بیوی بچوں سے جدا رہ کر سارا عرصہ قربانی کی توفیق ملی۔ 1951ء میں حج کی نیت سے گئے لیکن جدہ میں گرفتار ہو گئے۔ اور 38 دن قید رہے اور مناسک کی سعادت نہ مل سکی۔ 298-C کے تحت ربوہ میں آپ پر ایک مقدمہ بھی قائم ہوا تھا جو ابھی تک جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے' آپ کے درجات بلند کرے' اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ ادارہ الفضل آپ کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
سفوف فشار۔ حب فشار
ہائی بلڈ پریشر مؤثر طور پر کنٹرول کرتا ہے
اطباء بھی اعتماد کے ساتھ پریکٹس کر سکتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
چھ مختلف تیل و روغن اور جرمن و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔
رعایتی قیمت -/150 روپے بمع ڈاک خرچ -/210 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	24-دسمبر	زوال آفتاب	:	12-08
منگل	24-دسمبر	غروب آفتاب	:	5-11
بدھ	25-دسمبر	طلوع فجر	:	5-36
بدھ	25-دسمبر	طلوع آفتاب	:	7-04

لیگی دھڑوں کے اتحاد کی کوششیں شروع وزیراعظم پاکستان اور مسلم لیگی رہنما میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ انہوں نے مسلم لیگی دھڑوں کے اتحاد کیلئے کوششیں شروع کر دی ہیں- اور اس کی ابتداء مسلم لیگ جناح کے میاں منظور وٹو کے گھر سے کی ہے- وزیراعظم اور وٹو کے درمیان ملاقات میں دیگر مسلم لیگی رہنما بھی شامل تھے- اس کے علاوہ علی پور چٹھہ میں انہوں نے حامد ناصر چٹھہ سے بھی ملاقات کی-

پنجاب میں القاعدہ کا کوئی وجود نہیں پنجاب کے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ پنجاب میں القاعدہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور مناواں کیس میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں گے- انہوں نے کہا متحدہ مجلس عمل سے مذاکرات سیاسی عمل کا حصہ ہیں- وزیراعظم کا اعتماد کا ووٹ لینے کے حوالے سے دیگر جماعتوں سے بھی بات چیت جاری ہے- وہ وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد کی رہائش گاہ لال حویلی میں صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے-

غیر جمہوری ہتھکنڈے استعمال نہیں کروں گا وزیراعظم نے کہا ہے کہ اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کیلئے غیر جمہوری ہتھکنڈے استعمال نہیں کروں گا- حکومت کی اولین ترجیحات میں بجلی کی قیمتوں میں کمی اور ضروری اشیاء کی وافر اور سستی فراہمی ہے انہوں نے کہا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث سارک کانفرنس ملتوی ہوئی اب اس پر بھروسہ نہیں کر سکتے- جب تک بھارت شرکت کی یقین دہانی نہیں کراتا سارک کانفرنس کی نئی تاریخ کا اعلان نہیں کرینگے-

عوام کی بے توقیری برداشت نہیں کروں گا پنجاب کے وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ صوبے بھر میں تھانہ کلچر اور پولیس کی دہشت اور تشدد کا خاتمہ کر کے عوام کی عزت نفس کی بحالی کا میں نے تہیہ کر رکھا ہے- عوام کی بے توقیری برداشت نہیں کروں گا- تھانہ کلچر تبدیل کرنے کیلئے انقلابی اقدامات اور پالیسی کا اعلان تین روز میں کروں گا- ترقیاتی بورڈ سے کہہ دیا ہے کہ ہمیں پانچ اور دس سالہ کاغذی ترقیاتی منصوبے قبول نہیں ہیں- ہم سرکاری نوکریاں دے کر بے روزگاری ختم کر سکتے ہیں- تاجروں کے مسائل حل کرینگے تاکہ چھوٹی صنعتیں لگیں- صنعتکاروں کو ریلیف پیکج دیں گے-

گورنر سندھ محمد میاں سومرو مستعفی سندھ کے گورنر میاں ایم سومرو نے باضابطہ طور پر اپنا استعفیٰ صدر جنرل مشرف کو پیش کر دیا ہے- جو انہوں نے قبول کر لیا ہے تاہم نئے گورنر کے تقرر تک انہیں کام جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے-

ایران پاک بھارت مذاکرات کی راہ ہموار کر سکتا ہے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ایرانی صدر سید محمد خاتمی کا دورہ پاکستان اور ایران کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے- ایران کے خبررساں ادارے ارنا سے انٹرویو میں انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس دورے سے دونوں ملکوں کے درمیان تمام شعبوں میں باہمی تعلقات کو فروغ دینے میں مدد ملے گی- بی بی سی کے مطابق صدر نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ ایران کشمیر کے تنازع پر پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت کی راہ ہموار کرنے کی بہترین پوزیشن میں ہے- کیونکہ ایران کے بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں-

ایران کا امریکہ سے احتجاج ایران نے امریکہ میں اپنے شہریوں کی گرفتاری پر سخت الفاظ میں احتجاج کیا ہے- سوئس سفیر کو جو ایران میں امریکہ کی نمائندگی کرتے ہیں ایرانی وزارت خارجہ طلب کیا گیا- حکومت ایران کے ترجمان نے کہا کہ امریکی اقدام توہین آمیز ہے-

چین میں ژالہ باری چین میں ژالہ باری سے 29-افراد ہو گئے ہیں- متعدد ماہی گیر ژالہ باری کے باعث سمندر میں پھنس گئے- ماہی گیروں کی کشتیاں الٹ گئیں- ایک ہزار سے زیادہ دیہاتوں کو نقصان پہنچا-

حامد کرزئی کی حکومت بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق افغانستان میں حامد کرزئی کی زیر قیادت صرف نام کی حکومت کہی جا سکتی ہے- بااثر لوگ صرف مفروضے کے طور پر حکومت تسلیم کرتے ہیں- عملاً وہ اپنے علاقوں میں حاکم ہیں-

خوست ائیر پورٹ پر حملہ خوست ائیر پورٹ پر دو میزائل داغے گئے- 4 فوجی ہلاک ہو گئے- افغانستان میں ایک فوجی قافلے پر بھی حملہ کیا گیا- کل 21 اتحادی ہلاک ہوئے- اتحادی فوجیوں نے خوست سے 5 افراد کو گرفتار کر کے بگرام پہنچا دیا- امریکی فوجیوں کے تشدد سے دو افراد ہلاک ہو گئے-

فلپائن میں گورنر کا بیٹا قتل فلپائن میں گورنر کے بیٹے سمیت 2 سیاسی گھرانوں کے 5-افراد قتل کر دیئے گئے- حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں-

ازبکستان سفیر کی ملک بدری ترکمانستان نے ازبکستان کے سفیر کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے- ان پر صدر نیازوف پر قاتلانہ حملے کا الزام ہے-

عراق پر حملے کی مخالفت خلیج تعاون کونسل نے عراق پر حملے کی مخالفت کر دی ہے اور کہا ہے کہ بغداد کے خلاف فوجی کارروائی میں امریکہ یا دوسرے یورپی ملکوں سے تعاون نہ کریں-

عراق کی سرحد پر امریکی جنگی مشقیں امریکہ نے عراق کی سرحد پر جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں امریکی فوج کا تیسرا انفنٹری ڈویژن بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں سمیت عراق کی سرحد پر پہنچ گیا ہے- بیک وقت بحری اور فضائی حملہ ہوگا- ادھر برطانیہ نے عراق پر حملے کی تاریخ 14 فروری مقرر دے دی ہے-

اعلان تعطیل

مورخہ 25 دسمبر 2002ء یوم ولادت قائداعظم پر سرکاری تعطیل ہے اس کی وجہ سے اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا- قارئین وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں- شکریہ

البشیرز- اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

KHAN NAME PLATES
COMPUTERIZED
PHOTO ID CARDS
SCREEN PRINTING, STICKERS & DESIGNING
TOWNSHIP LHR. Ph: 5150862-5123862
email: knp_pk@yahoo.com

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا- میاں عباس علی میاں ریاض احمد- میاں تنویر اسلم

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد- بدہضمی- اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:- ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آر ٹیکلز
27-نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز- مظفر احمد ناگی- طاہر احمد ناگی

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

Naseem
JEWELLERS
Trusted and Reliable name for
23k-22k Gold Jewellery
Prop: Mian Naseem Ahmad Tahir
Mian Waseem Ahmad (MBA)
Tel : 0092-4524-212837Shop
Tel :0092-4524-214321-Res
Aqsa Road,Rabwah
Email:wastah00@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61